# اعتقادات

ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ
المعروف شیخ صدوق علیہ الرحمہ

البلاغ المبین
اسلامی تحقیقاتی و اشاعتی ادارہ

# اعتقادات

از

ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ
الشیخ صدوق علیہ الرحمۃ

7245166
Tel: ...4917823 ...2802
E-mail: ...net.pk

البلاغ المبین

نوٹ: چونکہ زیر نظر کتاب کے مؤلف کتب اہل بیت (ع) کی اہم ترین کتب حدیث کتب اربعۃ میں سے ایک کتاب من لا یحضرہ الفقیہ کے مؤلف ہیں، لہٰذا یہ کتاب بذات خود ایک اہم مصدر کی حیثیت رکھتی ہے، اس لیے اس میں موجود روایات کے دیگر مصادر کا ذکر نہیں کیا گیا۔

(ادارہ)


نام کتاب: اعتقادات

مؤلف: ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ المعروف الشیخ صدوق علیہ الرحمۃ

تاریخ طبع: جنوری ۲۰۰۶ء / ذی الحجہ ۱۴۲۶ھ

تعداد: پانچ ہزار

ناشر: البلاغ المبین۔ اسلامی تحقیقاتی ادارہ

پوسٹ بکس نمبر ۳۹۱۔ اسلام آباد۔ پاکستان

ای میل: info@al-balagh.org

ویب: www.al-balagh.org

ہدیہ: چالیس روپے

کے مطابق ہے:

من قاتل علیا فقد قاتلنی و من حارب علیا فقد حاربنی و من حاربنی فقد حارب اللّٰہ۔

...جو حضرت علیؑ سے جنگ کرے وہ مجھ سے جنگ کرتا ہے اور مجھ سے لڑائی کرنے والا خدا سے لڑنے والا ہے۔

اسی طرح آنحضرتؐ جناب امیر المومنین، حضرت فاطمہ اور حضرت امام حسن اور امام حسین علیہم السلام کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے تھے:

انا حرب لمن حاربکم و سلم لمن سالمکم۔

جو شخص تم سے لڑے گا میری بھی اس سے لڑائی ہے اور جو تم سے صلح کرے گا اس سے میری بھی صلح ہے۔

سیدۂ عالم جناب فاطمۃ الزہرا علیہا السلام کے بارے میں ہم عقیدہ رکھتے ہیں کہ وہ مخدرہ تمام زنان اوّلین و آخرین کی سیدہ و سردار ہیں۔ خدائے عز و جل ان کی ناراضی سے ناراض اور ان کی رضامندی سے رضا مند ہوتا ہے، کیونکہ اس معصومہ کو خداوند عالم نے ان کے محبین کے ساتھ آتش جہنم سے آزاد کر دیا ہے۔ ہم اس بات کا بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ جناب سیدہ (س) اس حال میں دنیا سے رخصت ہوئیں کہ آپ سلام اللہ علیہا ان لوگوں پر ناراض تھیں جنہوں نے آپ پر ظلم و ستم کیا۔ آپ سلام اللہ علیہا کے حق کو غصب کیا اور میراث پدر سے محروم کیا، حالانکہ جناب پیغمبر اسلام فرمایا کرتے تھے:

ان فاطمة بضعة منی من آذاها فقد آذانی و من غاظها فقد غاظنی سرها فقد سرنی۔

فاطمہ (س) میرا ٹکڑا ہے، جس نے ان کو اذیت دی، اس نے مجھے اذیت دی۔ جس نے ان کو غضب ناک کیا، اس نے مجھے غضب ناک کیا اور جس نے ان کو خوش کیا اس نے مجھے خوش کیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا:

ان فاطمة بضعة منی و هی روحی التی بین جنبی،



یسوئنی ما ساءها و یسرنی من سرها۔

فاطمہ (س) میرا ٹکڑا ہے۔ فاطمہ (س) میری وہ روح ہے جو میرے دونوں پہلوؤں کے درمیان ہے، جو چیز ان کو رنج پہنچائے وہ مجھے رنج پہنچاتی ہے اور جو چیز ان کو مسرور و شاد کام کرے وہ مجھے مسرور و شاد کام کرتی ہے۔

برات کے متعلق ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ چار بتوں سے براءت واجب ہے اور وہ یہ ہیں:

| | |
|---|---|
| ۱۔ یغوث | ۲۔ یعوق |
| ۳۔ نسر | ۴۔ ھبل |

اسی طرح ان چار اصنام سے بھی بیزاری لازم ہے، جنہیں خدا کی مثل سمجھا جاتا ہے اور وہ یہ ہیں۔

| | |
|---|---|
| ۱۔ لات | ۲۔ منات |
| ۳۔ عزیٰ | ۴۔ شعریٰ |

نیز ان لوگوں سے بھی برأت و بیزاری اختیار کرنا واجب ہے جو ان کی عبادت کرتے ہیں اور ان کے ہم پیالہ و ہم نوالہ ہیں اور جو ان کے فرمانبردار ہیں۔ یہ اعتقاد بھی ضروری ہے کہ مذکورہ بالا لوگ بدترین خلائق ہیں۔ خدا کی وحدانیت، رسول اللہ کی رسالت اور ائمہ ہدیٰ (ع) کی امامت کا اقرار اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک ان کے دشمنوں سے مکمل برائت و بیزاری اختیار نہ کی جائے۔ انبیا و مرسلین اور معصومین علیہم السلام کے قاتلوں کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ یہ لوگ کافر اور مشرک ہیں۔ جہنم کے سب سے نچلے طبقہ میں دائمی عذاب الٰہی میں گرفتار رہیں گے۔ جو شخص اس کے علاوہ کچھ اور عقیدہ رکھے اس کا دین خدا سے کوئی تعلق نہیں۔

## تقیہ کے متعلق عقیدہ

جناب شیخ ابو جعفر (صدوق)ؒ فرماتے ہیں: تقیہ کے بارے میں ہمارا اعتقاد ہے کہ یہ واجب ہے اور اس کا ترک کرنے والا تارک نماز کی مانند ہے۔ امام جعفر

صادق (ع) کی خدمت میں عرض کیا گیا: فرزند رسول! ہم مسجد میں ایک ایسے شخص کو دیکھتے ہیں جو کھلم کھلا آپؑ کے دشمنوں کا نام لے کر ان پر سب و شتم کرتا ہے۔

حضرت نے فرمایا:

ما له لعنه الله يعرض بنا

اس ملعون کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ ہمیں معرض خطر میں ڈال کر لوگوں کو ہمارے خلاف برانگیختہ کرتا ہے۔ حالانکہ خداوند عالم کا ارشاد ہے:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ[1]

اور اللہ کو چھوڑ کر جنہیں یہ پکارتے ہیں انہیں برا نہ کہو، مبادا وہ عداوت اور نادانی میں اللہ کو برا کہنے لگیں۔

حضرت امام صادق (ع) اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

فلا تسبوهم فلانهم يسبوا عليكم.

ان لوگوں پر سب و شتم نہ کرو ورنہ یہ لوگ تمہارے علیؑ پر سب و شتم کریں گے۔

پھر فرمایا:

من سب ولي الله فقد سب الله.

جو شخص ولی اللہ کو برا کہے اس نے گویا خداوند عالم کو برا کہا۔

جناب رسول خداؐ نے حضرت امیر المومنینؑ سے فرمایا:

من سبك يا علي فقد سبني، و من سبني فقد سب الله تعالى.

اے علیؑ! جو شخص تم پر سب کرتا ہے وہ خدا پر سب کرتا ہے۔

اور تقیہ واجب ہے اور حضرت قائمؑ آل محمدؐ کے ظہور تک اس کا ترک کرنا جائز نہیں، جو شخص آپ کے ظہور سے پہلے تقیہ ترک کرے گا وہ دین خدا الحق مذہب امامیہ سے خارج ہو جائے گا اور خدا اور رسولؐ و ائمہؑ ہدیٰ کا مخالف متصور ہوگا۔

قول خدا:

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ[2]

[1] الانعام: ۱۰۸ [2] الحجرات: ۱۳



تم میں سے سب سے زیادہ معزز اللہ کے نزدیک یقیناً وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

کی تفسیر پوچھی گئی، فرمایا:

اعملكم بالتقيه. و وقد اطلق الله تبارك و تعالى اظهار موالاة الكافرين حال التقية، و قال عز و جل:

لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً[1]

أَتْقَاكُمْ سے مراد وہ شخص ہے جو تقیہ پر سب سے زیادہ عمل کرے۔ خدا نے تقیہ کی حالت میں کفار سے دوستی ظاہر کرنے کی اجازت دی ہے، چنانچہ ارشاد فرماتا ہے:

مومنوں کو چاہیے کہ وہ اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو کوئی ایسا کرے اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں، ہاں اگر تم ان (کے ظلم) سے بچنے کے لیے کوئی طرز عمل اختیار کرو (تو اس میں مضائقہ نہیں)۔

نیز فرماتا ہے:

لَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ لَمْ يُقَاتِلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَلَمْ يُخْرِجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ أَنْ تَبَرُّوهُمْ وَتُقْسِطُوا إِلَيْهِمْ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ ۝ إِنَّمَا يَنْهَاكُمُ اللَّهُ عَنِ الَّذِينَ قَاتَلُوكُمْ فِي الدِّينِ وَأَخْرَجُوكُمْ مِنْ دِيَارِكُمْ وَظَاهَرُوا عَلَىٰ إِخْرَاجِكُمْ أَنْ تَوَلَّوْهُمْ ۚ وَمَنْ يَتَوَلَّهُمْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ ۝[2]

جن لوگوں نے دین کے بارے میں تم سے جنگ نہیں کی اور نہ ہی تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے، اللہ تمہیں ان کے ساتھ احسان کرنے اور انصاف کرنے سے نہیں روکتا۔ اللہ یقیناً انصاف

[1] آل عمران: ۲۸ [2] الممتحنة: ۸ - ۹

کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ اللہ تو یقیناً تمہیں ایسے لوگوں سے دوستی کرنے سے روکتا ہے جنہوں نے دین کے معاملے میں تم سے جنگ کی ہے اور تمہیں تمہارے گھروں سے نکالا ہے اور تمہاری جلاوطنی پر ایک دوسرے کی مدد کی ہے کہ ان سے دوستی کریں اور جو ان لوگوں سے دوستی کریں گے بس وہی لوگ ظالم ہیں۔

امام جعفر صادق (ع) فرماتے ہیں:

انی لاسمع الرجل فی المسجد و هو یشتمنی فاستتر منه بالساریة کی لا یرانی۔

میں اپنے کانوں سے سنتا ہوں کہ ایک شخص مجھے گالیاں دے رہا ہوتا ہے مگر میں اس خیال سے کہ وہ مجھے دیکھ نہ لے، ستون کے پیچھے چھپ جاتا ہوں۔

نیز آپؑ فرماتے ہیں:

خالطوا الناس بالبرانیة و خالفوهم بالجوانیة، ما دامت الامرة صبیانیة۔

جہاں تک ممکن ہو سکے اپنے مخالفین سے ظاہر میں رواداری کرو اور ان سے میل ملاپ رکھو، مگر اندرونی طور پر ان کے مخالف رہو۔

فرمایا:

ان الریاء مع المومن شرک و مع المنافق فی داره عبادة۔

مومن سے ریاکاری کرنا شرک کے مترادف اور منافق سے اس کے گھر میں ریاکاری کرنا بمنزلہ عبادت ہے۔

نیز فرمایا:

من صلی معه فی الصف الاول فکانما صلی مع رسول الله صلی الله علیه و آله فی الصف الاول۔

جو شخص مخالفین کے ساتھ ان کی پہلی صف میں نماز پڑھے تو وہ ایسا ہے کہ گویا اس نے جناب رسول خداؐ کے ساتھ صف اول میں نماز



پڑھی ہو۔

آپؑ ہی سے منقول ہے

عودوا مرضاهم و اشهدوا جنائزهم و صلوا فی مساجدهم۔

ان (مخالفین) کے بیماروں کی بیمار پرسی کیا کرو اور ان کے جنازوں میں شریک ہوا کرو اور ان کی مسجدوں میں نماز پڑھا کرو۔

نیز فرمایا:

کونوا لنا زینا و لا تکونوا علینا شینا۔

ہمارے لیے باعث زینت بنو، باعث ننگ و عار نہ بنو۔

نیز فرمایا:

رحم الله امرء ا احبنا الی الناس و لم یبغضنا الیهم۔

خدا اس شخص پر رحمت نازل فرمائے، جو مخالفین کے دلوں میں ہماری محبت پیدا کرتا ہے اور ہمیں ان کی نظروں میں دشمن نہیں بناتا۔

جناب امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے قصہ گویوں کا تذکرہ کیا گیا، آپؑ نے فرمایا:

لعنهم الله انهم یشنعون علینا۔ خدا ان پر لعنت کرے کہ یہ ہم پر طعن و تشنیع کرتے ہیں۔

پھر آپؑ سے سوال کیا گیا کہ ایسے قصہ گویوں کے قصص و حکایات کو سننا جائز ہے؟

فرمایا: لا۔ ہرگز نہیں۔

نیز انہی حضرتؑ سے مروی ہے۔ فرمایا:

من اصغی الی ناطق فقد عبده فان کان الناطق عن الله فقد عبد الله و ان کان الناطق عن ابلیس فقده عبده۔

جو شخص کسی بات کرنے والے کی طرف کان لگا کر اس کی باتوں کو غور سے سنتا ہے تو گویا وہ اس کی عبادت کرتا ہے۔ لہٰذا اگر بات

کرنے والا خدا اور دین خدا کی باتیں کر رہا ہے تو سننے والا خدا کا عبادت گزار ہو گا اور اگر لغویات اور شیطانی قصے بیان کر رہا ہے تو سننے والا بھی ابلیس کا عبادت گزار محسوب ہو گا۔

کسی نے امامؑ سے قول خداوندی: وَالشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ[1] اور شاعروں کی پیروی تو گمراہ لوگ کرتے ہیں کی تفسیر پوچھی۔ آپؑ نے فرمایا:

یہاں شاعروں سے مراد وہ لوگ ہیں جو جھوٹے قصے کہانیاں بیان کیا کرتے ہیں۔

جناب رسول خداؐ نے فرمایا:

من اتی ذا بدعة فوقره فقد سعی فی هدم الاسلام۔

جو شخص کسی بدعتی انسان کے پاس جائے اور جا کر اس کی تعظیم و تکریم کرے تو اس نے (ارکان) اسلام کو گرانے کی کوشش کی۔

ہمارا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جو شخص دین (برحق) کی باتوں میں سے کسی ایک بات میں بھی ہمارا مخالف ہے وہ ان لوگوں کی مانند ہے جو ہمارے دین کی تمام باتوں میں ہمارے مخالف ہیں۔

## حضرت رسول خداؐ کے آبا و اجداد کے متعلق عقیدہ

جناب شیخ ابو جعفر (صدوقؒ) فرماتے ہیں: ان بزرگواروں کے متعلق ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ حضرت آدمؑ سے لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ماجد عبد اللہ تک سب کے سب مسلمان اور موحد تھے۔ اسی طرح حضرت ابوطالب بھی مسلمان تھے اور جناب رسول خداؐ کی والدہ گرامی حضرت آمنہ بنت وہب بھی مسلمان تھیں۔ جناب رسول خداؐ فرماتے ہیں:

اخرجت من نکاح و لم اخرج من سفاح من لدن آدم۔

و قد روی ان عبد المطلب کان حجة و ابا طالب علیه

---

[1] الشعراء: ۲۲۴



السلام کا وصیہ۔

حضرت آدمؑ سے لے کر اپنے والدین تک شرعی نکاح کے ذریعے پیدا ہوئے ہیں۔

آنحضرت کے دادا جناب عبد المطلب حجت خدا تھے اور عم رسولؐ جناب ابوطالبؑ ان کے وصی تھے۔

## اولاد علیؑ کے متعلق عقیدہ

جناب شیخ ابو جعفر (صدوق)ؒ فرماتے ہیں: حضرت علیؑ کی اولاد امجاد کے بارے میں ہمارا اعتقاد یہ ہے کہ یہ آل رسولؐ ہیں اور ان کی مودت و محبت تمام مسلمانوں پر واجب ہے، کیونکہ وہ اجر رسالت ہے۔ جیسا کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ لَّاۤ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى[1]

کہہ دیجیے: میں اس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے قریب ترین رشتہ داروں کی محبت کے۔

صدقہ چونکہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل کچیل ہوتا ہے اور ان کے لیے باعث طہارت (باطنی) ہوتا ہے، اس لیے وہ ان (سادات) پر حرام کر دیا گیا ہے، مگر اولاد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بعض کا صدقہ بعض پر نیز ان کا صدقہ ان کے غلاموں اور کنیزوں پر حلال ہے۔ چونکہ زکوٰۃ ان پر حرام ہے، اس لیے اس کے عوض میں مال خمس اولاد رسولؐ کے لیے حلال قرار دیا گیا ہے۔

سادات کے بارے میں ہمارا یہ بھی اعتقاد ہے کہ جو شخص ان میں سے بدعمل ہو گا، اس کو بہ نسبت غیر سادات کے دگنا عذاب ہو گا اور ان میں سے جو نیکوکار ہو گا اسے دگنا ثواب ملے گا۔ سادات کرام آپس میں ایک دوسرے کے کفو اور ہمسر ہیں۔ اس امر کی تائید پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے ہوتی ہے، جو آپؐ نے جناب ابو طالبؑ کی اولاد یعنی حضرت علیؑ اور جناب جعفر طیار کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا تھا:

---

[1] الشوریٰ: ۲۳